FORB Learning Platform

اسکرپٹ: مذہب یا عقیدے کی آزادی ... مذہب یا عقیدے کو رکھنے یا بدلنے کا حق

مذہب یا عقیدے کی آزادی کا سب سے بنیادی پہلو یہ ہے کہ اس سے آپ کو اپنا مذہب یا عقیدہ رکھنے، اختیار کرنے، تبدیل کرنے یا چھوڑنے کا حق ملتا ہے۔ یہ حق آپ کے ذاتی ایمان سے متعلق ہے اور مذہب یا عقیدے کا داخلی پہلو ہے۔ اپنا مذہب یا عقیدہ رکھنے یا بدلنے کا حق ایک حتمی حق ہے اور بین الاقوامی قانون کے مطابق، اس کو کبھی محدود نہیں کیا جا سکتا۔ چاہے آپ ایک مسیحی ہوں یا مسلمان، بہائی، یزیدی یا ملحد، چاہے آپ سنگاپور میں رہتے ہوں، سویڈن میں یا سوڈان میں، چاہے امن ہو یا جنگ، مذہبی یا سیاسی رہنما کچھ بھی کہتے رہیں، آپ اور ہر شخص کا یہ حق ہے کہ اپنے عقائد پر قائم رہیں، ان کی تحسین کریں، یا انہیں تبدیل کریں یا کوئی بھی عقیدہ نہ رکھیں۔

بدقسمتی سے بہت سے لوگوں کے اس بنیادی حق کو تسلیم نہیں کیا جاتا اور ان کو ان کے مذہب یا عقیدے کی وجہ سے سزا دی جاتی ہے، ان پر حملے کیے جاتے ہیں، کبھی حکومت کی طرف سے، کبھی خاندان کی طرف سے اور کبھی اپنی کمیونٹی کے گروہوں کی طرف سے۔

کچھ حکومتیں کچھ خاص مذاہب یا عقیدوں پر پابندی لگا دیتی ہیں۔ فالن گانگ بدھ مت کی ایک شکل ہے جس پر چین میں پابندی ہے۔ فالن گانگ کے پیروکاروں کو قید و بند، تشدد، جبری مزدوری اور دوبارہ تعلیم جیسی سزاؤں کا سامنا کرنا پڑا ہے تاکہ انہیں ان کے عقائد چھوڑنے پر مجبور کیا جاسکے۔

اریٹیریا میں صرف چار مذاہب ہیں جنہیں ریاست تسلیم کرتی ہے اور دوسرے غیر تسلیم شدہ مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں، جیسے پینٹی کاسٹل مسیحی یا یہووا کے گواہوں کو ماننے والوں کو مختلف طرح کی سخت سزائیں دی جاتی رہی ہیں۔

مذہب یا عقیدے کی آزادی کے حق کی خلاف ورزی کی ایک مثال نفرت پر مبنی جرائم ہیں جہاں تشدد کا شکار لوگوں کو ان کی مذہبی شناخت یا عقائد کی وجہ سے نشانہ بنایا جاتا ہے۔ ان پر اس لیے حملہ کیا جاتا ہے کیونکہ وہ کوئی خاص مذہب یا عقیدہ رکھتے ہیں۔

فرانس میں مسلمانوں کے خلاف نفرت پر مبنی جرائم جن میں حملہ کرنا، ہراس کرنا، اور مجرمانہ نقصان پہنچانا شامل ہے، 2015 میں 336 حملوں کے ساتھ 250 گنا اضافہ ہوا۔ جبکہ یہودی کمیونٹی کے خلاف نفرت پر مبنی جرائم کی شرح بھی 715 ریکارڈ شدہ حملوں کے ساتھ بلند رہی۔

دیہی میکسیکو کے کچھ علاقوں میں پروٹسٹنٹ مسیحیوں کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور علاقے کے بڑوں کی طرف سے انہیں ان کی زمینوں سے بے دخل کیا گیا تاکہ روایتی اور کیتھولک مسیحیت کو محفوظ کیا جاسکے۔

بہت سے ملکوں میں مذہبی شناخت، قومی شناخت اور ریاستی شناخت ایک دوسرے کے ساتھ مدغم ہیں۔ اس صورت حال میں وہ مذہبی اقلیتیں اور لوگ جو اکثریتی مذہب چھوڑ دیں ان کو غیر محب وطن سمجھا جاتا ہے، بلکہ بعض اوقات انہیں قومی سلامتی کے لیے خطرہ سمجھ لیا جاتا ہے۔

کسی مذہب یا عقیدے کو چھوڑنے کے مطلق انسانی حق کو اکثر تسلیم کرنے سے انکار کردیا جاتا ہے۔

انڈونیشیا میں مذہبی آزادی کے قوانین موجود ہیں۔ اگرچہ یہ قوانین صرف مخصوص مذاہب کے لوگوں کا تحفظ کرتے ہیں مثلاً اسلام، کیتھولک اور پروٹسٹنٹ مسیحیت، بدھ مت، کنفیوشس ازم اور ہندومت۔ لیکن لامذہبیت کا تحفظ نہیں ہے۔ تیس سال کی عمر میں مسلم پس منظر رکھنے والے ایلکس آن کو اس لیے ڈھائی سال قید اور گیارہ ہزار ڈالر جرمانہ کی سزا برداشت کرنا پڑی کیونکہ اس نے فیس بک پر الحاد کا ایک صفحہ شروع کیا تھا اور لکھا تھا کہ ’ خدا موجود نہیں ہے‘۔

ایلکس آن پر الزام لگایا گیا تھا کہ اس نے مذہبی نفرت پر مبنی مواد کو پھیلایا اور انٹر نیٹ پر توہین مذہب کا مرتکب ہوا۔ اور یہ کہ اس نے دوسروں کو بھی الحاد کی دعوت دی۔ اس کے باوجود کہ آن نے اپنے فیس بک کے صفحے پرعوام سے معافی مانگی لیکن لوگوں کے بپھرے ہجوم نے اس کو تشدد کا نشانہ بنایا اور خود اس کی کمیونٹی نے اسے مسترد کردیا۔

ایران میں اسلام چھوڑ کر مسیحیت قبول کرنے والوں کو سخت سزا کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ خاص طور پر اگر ان کا تعلق گھروں میں قائم غیر رجسٹرڈ چرچز کے ساتھ ہو۔ جولائی 2017 میں اپنا مذہب تبدیل کرنے والے ایسے چار لوگوں کو دس دس سال قید کی سزا سنائی گئی اور ان پر 'قومی سلامتی کے خلاف' کام کرنے کا الزام لگایا گیا۔ ان میں سے تین کو اس سے قبل کیتھولک رسم کے مطابق کمیونین وائن پینے پر 80 کوڑوں کی سزا بھی دی گئی تھی کیونکہ حکومت کے نزدیک وہ ابھی بھی مسلمان تھے اور ایران میں کسی مسلمان کو کسی بھی طرح کی شراب پینے کی اجازت نہیں ہے۔

اکثر سیاسی اور مذہبی رہنما اکثریتی مذہب چھوڑنے یا کسی خاص فرقے یا گروہ کے خلاف پابندیوں اور سزاؤں کو درست ثابت کرنے کے لیے مقدس متنوں اور مذہبی روایتی قوانین کی من چاہی تشریح کرتے ہیں۔ ان کو دی جانے والی سزاؤں میں موت کی سزا، قید، ملازمت سے برخاستگی، شادی کی منسوخی اور بچوں کی سرپرستی سے محرومی جیسی سزائیں شامل ہیں۔ کئی مسلم اکثریتی ممالک میں جن میں سعودی عرب اور پاکستان بھی شامل ہیں، مذہب اسلام کو چھوڑنے پر ایسی قانونی پابندیاں عائد ہیں۔ تاہم یہ پابندی کوئی ایسی ناگزیر نہیں ہے۔ مثال کے طور پر سرالیون میں مسلمانوں کی آبادی ستر (70) فیصد اور مسیحیوں کی آبادی بیس (20) فیصد ہے اور مذہب عوام میں مقبول بھی ہے۔ لیکن یہاں مذہب کو سیاسی رنگ نہیں دیا گیا اور دونوں مذاہب میں لوگوں کا ایک سے دوسرا مذہب تبدیل کرنا ایک عام سی بات ہے۔

اس طرح کے مسائل صرف مسلم اکثریتی ممالک تک محدود نہیں ہیں۔ وسطی افریقی جمہوریہ کے کچھ علاقوں میں نام نہاد بلاکا مخالف عسکریت پسندوں نے مسلمان اقلیت کے ارکان کو مسیحی بننے پر مجبور کرنے کے لیے جان سے مارنے کی دھمکیاں دی ہیں اور بھارت کی کئی ریاستوں میں تبدیلی مذہب کے لیے قانونی رکاوٹیں موجود ہیں۔ مثال کے طور پر، جو لوگ مذہب تبدیل کرنا چاہیں انہیں حکومتی اداروں سے اجازت نامہ حاصل کرنا پڑتا ہے۔

اور صرف حکومتیں ہی نہیں ہیں جوان حقوق کو پامال کرتی ہیں۔ بھارت میں تشدد کے ایسے سخت واقعات پیش آئے ہیں جن میں ہندو قوم پرستوں نے مسیحی اور مسلمان آبادیوں پر حملہ کیا ہے اور کئی بار تشدد کے ذریعے مذہب تبدیل کروائے گئے ہیں۔ چند مثالوں میں بے گھر کردیے جانے والے لوگوں کو صرف اسی صورت میں اپنے گھر واپس جانے کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ اپنا مذہب تبدیل کرلیں۔

اسی طرح صرف مذہبی لوگوں کو ہی مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ جو لوگ مذہبی تصورات پر یا مذہب اور ریاست کے تعلق پر تنقید کرتے ہیں، ان کے لیے بھی بڑے خطرات ہیں۔ حالیہ سالوں میں بنگلہ دیش میں کئی بلاگرز کو انتہا پسند گروہوں نے اس لیے قتل کردیا کہ وہ مذہبی تصورات اور رسوم پر اور ریاست پر تنقید کرتے تھے۔ افسوس کہ بنگلہ دیشی حکومت کی کوششیں ان انتہاپسند گروہوں کو روکنے میں ابھی تک کامیاب نہیں ہوسکیں۔ کچھ حکومتیں مذہبی تصورات پر تنقید کرنے والے لوگوں پر حملوں کی مذمت کرنے میں بھی کامیاب نہیں ہوسکیں۔ ان کی اس خاموشی سے یہی پیغام ملتا ہے کہ تشدد قابل قبول ہے اور اس کا جواز ہے۔

اپنے مذہب یا عقیدے کو تبدیل کرنے کی آزادی بین الاقوامی سطح پر کافی متنازع ہے۔ درحقیقت ہر بار جب اقوام متحدہ کی رکن ریاستیں کسی نئے معاہدے یا اعلامیے پر اتفاق کرتی ہیں تو اس میں تبدیلی مذہب کے حق کا اظہار کمزور رہا ہے۔

لیکن اگرچہ اس کی زبان کمزور بھی ہوجائے، اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کی کمیٹی، جس کا کام ہی مختلف ممالک کو رہنمائی فراہم کرنا ہے کہ وہ شہری اور سیاسی حقوق کے معاہدوں کی کیا تشریح کریں، کا یہ کہنا ہے 'ایک مذہب یا عقیدے کو رکھنے یا اختیار کرنے کی آزادی کا لازمی طور پر یہ مطلب ہے کہ کسی مذہب یا عقیدے کو منتخب کرنے کی بھی آزادی ہے جس میں اپنے موجودہ مذہب یا عقیدے کو تبدیل کرکے کوئی دوسرا مذہب اختیار کرنے سے لے کر لامذہبیت اختیار کرنا اور یا اپنے مذہب یا عقیدے پر قائم رہنے کا حق بھی شامل ہے'۔

مختصر یہ کہ اپنے مذہب یا عقیدے کو رکھنے یا بدلنے کا حق حتمی ہے۔ اس کو کسی بھی صورت میں محدود نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے باوجود بعض حکومتیں اس حق کو محدود کرتی ہیں اور بہت سی مثالوں میں خاندان یا گروہ اپنا مذہب تبدیل کرنے والوں کو مختلف طرح سے نشانہ بناتے ہیں۔

آپ مذہب یا عقیدہ رکھنے یا بدلنے کے حق کے حوالے سے مزید معلومات اس ویب سائٹ پر موجود تربیتی مواد میں حاصل کرسکتے ہیں، اس میں انسانی حقوق پر ان دستاویزات کا متن بھی شامل ہے جن کا یہاں حوالہ دیا گیا ہے۔

Copyright: SMC 2018